سوال

(208) نماز استسقاء کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بلوغ المرام باب الاستسقاء میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے نماز استسقاء نماز عید کی طرح پڑھی۔ (رواہ الخمسہ وصححہ الترمذی وابو عوانہ وابن حبان) اولا: روایت ہذا کی (الف) تخریج درکار ہے۔ ثانیاً کیا اس روایت سے نماز استسقاء نماز عید کی طرح (زائد تکبیرات کے ساتھ) ادا کرنی ثابت و صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت کہ "ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید" الخ بلحاظ سند حسن ہے۔ اسے ابوداود (کتاب الصلوۃ باب جماع ابواب صلوۃ الاستسقاء وتفریعہا ح 1165) ترمذی (558) ابن ماجہ (1266) اور احمد (1/230، 269-355) نے روایت کیا ہے، اسے ابن حبان (الاحسان 4/229 ح 2851، موارد الظمآن: 603) ابن خزیمہ (1405) اور ابو عوانہ (6/33 القسم المفقود) نے صحیح کہا ہے۔ اس کے ایک راوی ہشام بن اسحاق حسن الحدیث تھے۔ انھیں ابن خزیمہ، ترمذی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا: صدوق" (الکاشف 3/194 ت 6060)

اس روایت سے امام شافعی وغیرہ نے یہ دلیل پکڑی ہے کہ صلوۃ الاستسقاء میں عیدین کی طرح بارہ تکبیریں کہنی چاہئیں۔ جب کہ جمہور نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس سے عیدین کی دو رکعتوں جیسی تعداد، قراءت بالجہر اور خطبہ سے پہلے کی نماز مراد ہے۔ واللہ اعلم (دیکھئے عون المعبود ج 1 ص 453)

شوافع نے امام شافعیؒ کی تائید میں ایک صریح روایت بھی پیش کی ہے۔ جس کا راوی محمد بن عبدالعزیز منکر الحدیث ہے۔ دیکھئے تحفۃ الاحوذی (ج 1 ص 390)

جمہور نے اپنی تائید میں المعجم الاوسط للطبرانی (ج 10 ص 42 ح 9104) سے ایک روایت پیش کی ہے جس کا راوی عبداللہ بن حسین بن عطاء ضعیف ہے (دیکھئے تقریب التہذیب: 3275)

دوسرے راوی مسعدہ بن سعد العطار کے حالات نہیں ملے لہذا یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔ اس سلسلے میں امام شافعیؒ کا مسلک قوی ہے۔ تاہم دوسرے مسلک پر بھی عمل کی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم (شہادت۔ اکتوبر 2001)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ](#)

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ432

محدث فتویٰ